بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۷۴	۷ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۳ ظہور ۱۳۴۷ ہش ۔ ۳ اگست ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

اخبار احمدیہ

۱۷۱

۰- ربوہ ۲ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳۱ وفا کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۰- کراچی میں حضور کی ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے:۔
حضرت خلیفۃ المسیح معرفت المختار لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۴۹۰۰ کراچی نمبر ۲
تار کا پتہ:۔ AMCO SALES

۰- میرے والد شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی بندش پیشاب کے اپریشن کے لئے میو ہسپتال لاہور میں ایک ماہ سے داخل ہیں۔ ان کے ضعف اور کمزوری کی وجہ سے ابھی تک پراسٹیٹ کا اپریشن نہیں ہو سکا۔ بعض اور عوارض بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا عطا فرمائے۔ (محمد احمد وکالت تبشیر ربوہ)

۰- خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل اعصابی درد وں کے علاوہ سینہ میں بائیں طرف تکلیف ہے اور دیگر بعض پریشان کن عوارض بھی لاحق ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے متواتر دعا کر کے ممنون فرمائیں (محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ سنگاپور)

۰- عاجز یکم ظہور (اگست) تا ۲۸ ظہور (اگست) رخصت پر ہو گا۔ دفتری خط و کتابت ذاتی نام پر ارسال نہ فرمائی جائے۔ مبادا جواب کے حصول میں تاخیر واقع ہو۔
خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل
تحریک جدید ربوہ

۰- میرے پھوپھا مکرم چوہدری فضل الٰہی خان صاحب تلونڈی موسےٰ خان ضلع گوجرانوالہ ۲۱ وفا ۱۳۴۷ ہش (۲۱ جولائی ۱۹۶۸ء) بروز اتوار وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ تھی۔ احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو آمین
(ظہور احمد باجوہ۔ ربوہ)

۰- سیدنا حضرت المصلح الموعود ؓ کا ارشاد ہے کہ
"امانت فنڈ تحریک جدید میں
روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی
ہے اور خدمتِ دین بھی۔"
(افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُطْمَئِنَّۃ کے مقام پر پہنچکر کوئی فتنہ و فساد مومن کے اندر نہیں رہتا

وہ نفس کی شرارتوں سے محفوظ ہو کر اور جذبات پر فتح پا کر دار الامان میں داخل ہو جاتا ہے

"یہ آیت (یٰۤاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً) جیسا کہ ظاہر ہیں سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد اسے آواز آتی ہے۔ آخرت پر ہی موقوف نہیں بلکہ اسی دنیا میں اسی زندگی میں یہ آواز آتی ہے۔ اہلِ سلوک کے مراتب رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے سلوک کا انتہائی نقطہ یہی مقام ہے جہاں ان کا سلوک ختم ہو جاتا ہے اور وہ مقام یہی نفسِ مطمئنہ کا مقام ہے۔ اہلِ سلوک کی مشکلات کو اللہ تعالیٰ اٹھا دیتا ہے اور ان کو صالحین میں داخل کر دیتا ہے۔ جیسے فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّہُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے۔ ہم ان کو ضرور ضرور صالحین میں داخل کر دیتے ہیں۔

اس پر بعض اعتراض کرتے ہیں کہ اعمال صالحہ کرنے والے صالحین ہوتے ہیں پھر ان کو صالحین میں داخل کرنے سے کیا مراد ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس میں ایک لطیف نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو بیان فرماتا ہے کہ صلاحیت کی دو قسم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان تکالیف شاقہ اٹھا کر نیکیوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ نیکیاں کرتا ہے لیکن ان کے کرنے میں اسے تکلیف اور بوجھ معلوم ہوتا ہے اور نفس کے اندر کشاکش موجود ہوتی ہے اور جب وہ نفس کی مخالفت کرتا ہے تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ اعمال صالحہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت کا منشاء ہے۔ اس وقت وہ تکالیف شاقہ اور محنتیں جو خود نیکیوں کے لئے برداشت کرتا ہے اٹھ جاتی ہیں۔ اور طبعی طور پر وہ صلاحیت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ تکالیف تکالیف نہیں رہتی ہیں اور نیکیوں کو ایک ذوق اور لذت سے کرتا ہے۔ اور ان دونوں میں یہی فرق ہوتا ہے کہ پہلا نیکی کرتا ہے مگر تکلیف اور تکلف سے اور دوسرا ذوق اور لذت سے۔ وہ نیکی اس کی غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وہ تکلف اور تکلیف جو پہلے ہوتی تھی۔ اب ذوق و شوق اور لذت سے بدل جاتی ہے۔ یہ وہ مقام ہوتا ہے صالحین کا جن کے لئے فرمایا لَنُدْخِلَنَّہُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ۔ اس مقام پر پہنچکر کوئی فتنہ اور فساد مومن کے اندر نہیں رہتا نفس کی شرارتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کے جذبات پر فتح پا کر مطمئن ہو کر دار الامان میں داخل ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵۲ تا ۲۵۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ ظہور ۱۳۴۷ ہش

رسومات میں روپیہ ضائع کرنا اسراف ہے

ہم نے ایک حالیہ اشاعت میں قرآن کریم کی آیات اسراف اور فضول خرچی کی مذمت میں پیش کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر قسم کا اسراف نہایت خطرناک گناہ ہے اور ایک مومن کو اس سے بچنا چاہیئے!

اس ضمن میں ہم نے لکھا ہے کہ ضروریات زندگی میں سادگی اختیار کرنا لازمی ہے اور ہر پیسہ جو ہم ضرورت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ وہ اسراف میں داخل ہے۔ تاہم یہ بات سخت رنجدہ ہے کہ نہ صرف عام لوگ بلکہ جماعت احمدیہ کے بعض افراد بھی جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ الٰہی حکم کے ماتحت احیائے اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے، اسراف جیسے گھناؤنے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں حالانکہ ان کا ہر پیسہ تبلیغ اسلام کے لئے خرچ ہونا نہایت ضروری ہے کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ آج تمام دنیا گناہ کے شعلوں میں بری جل رہی ہے۔ اور وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ آگ بجھانے کے لئے کھڑا کیا ہے وہ اپنا مال فضول خرچیوں میں ضائع کردیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین صحابہ کرامؓ اور پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور صحابہ کا تو یہ عمل ہو کہ وہ ایک ایک پیسہ اپنا اور اپنے بال بچے کا پیٹ کاٹ کو تبلیغ کے لئے خرچ کریں۔ مگر ہم میں سے بعض لوگ قرآن کریم کی تعلیم اور بندگان حق کے پندو نصائح اور ان کی مثال کو جھٹلا کر اپنا لہو پسینہ ایک کرکے کمایا ہوا روپیہ فضول رسومات میں ضائع کریں۔ ذرا سوچنا چاہیئے کہ کیا اس رزق کا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ارزانی کیا ہے۔ روز قیامت ایک ایک پیسہ کا ہمیں حساب نہیں دینا پڑے گا؟ کیا اس وقت ہم اس کا کوئی جواب دے سکیں گے؟ اور کیا وہ لوگ جن کی دیکھا دیکھی یا جن کی خوشنودی کے لئے ہم نے اپنے فرض کو پس پشت ڈالا۔ اس آڑے وقت ہمارے کام آسکیں گے؟ یقیناً اس وقت وہ تمام بد آموز لوگ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیں گے۔ اور ہم تن تنہا اپنے کئے کی سزا برداشت کریں گے۔

کیا یہ اپنے نفس پر ظلم نہیں ہے کہ کھڑے تو ہم ہوں اللہ تعالےٰ کی طرف سے تبلیغ اسلام کے لئے اور اللہ تعالےٰ کا حکم ہو کہ جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اپنی ضروریات پر خرچ کرکے باقی سارے کا سارا خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کردو۔ مگر ہم اس مال کو اور اس پاک رزق کو فضولیات میں ضائع کردیں۔ صرف چند گھڑیوں کی تفریح اس سے خریدیں اور ہمیشہ کے لئے خدا کی نظر میں مسرفین کے گروہ میں شامل ہوجائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سادہ زندگی گزارنے کی صرف تلقین ہی نہیں فرمائی ہے بلکہ ہر ہر بات کو ایسے کر ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کے ذرائع بھی بتائے ہیں۔ جن کو پیش نظر رکھ کر ہم بغیر اپنے آپ کو ضروریات سے محروم کرکے قومی خدمت کے لئے روپیہ بچا سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے ہر دوست کو اپنی حیثیت کے مطابق جائز خرچ کرنے سے نہیں روکا۔ لیکن تفریح یا محض جھوٹی شہرت کے لئے جو رسومات ادا کی جاتی ہیں ان سے روکا ہے۔ ہر ایک آدمی کو چاہیئے کہ کوئی کام کرنے سے پیشتر یہ غور کرلیا کرے کہ فلاں خرچ کے بغیر گزارہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔ پھر بیاہ شادیوں میں بعض خوشی کے امور میں بھی کسی حد تک صرف کرنے کی اجازت ہے۔ مگر اسی قدر جس قدر حقیقی تفریح جو شریعت کے حدود کے اندر ہو۔ زیور اور کپڑوں کے متعلق بھی جو بیاہ شادیوں میں لازمی سمجھے جاتے ہیں۔ اعتدال کا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین آپ نے فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر بھی اخراجات میں اصلاح ہوسکتی ہے کہ نئے ماحول کے ماتحت اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ چونکہ یہ جذبات کا سوال ہے۔ اس لئے میں حد بندی تو نہیں کرسکتا کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مد نظر ہے کہ تین سال کے عرصہ میں یہ چیزیں کم دی جائیں۔ جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے وہ کچھ زیور کپڑا اور نقدی کی صورت میں دے دے"

(مطالبات تحریک جدید ص۴۱)

ولیمہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہوا ہوگا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے۔ یا جیسا کہ سنت ہے ایک بکرا ذبح کیا، خود پکایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا۔"

(ایضاً ص۴۲)

جہیز کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر میں نے دیکھا ہے کہ اب تک یہ مرض بھی چلا جا رہا ہے کہ لڑکی والے یہ پوچھتے ہیں کہ زیور کیا دوگے۔ اور ایسا کہتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی۔ کوئی شخص اپنی طرف سے جس قدر چاہے دے لیکن لڑکی والوں کی طرف سے ایسی بات کا کہا جانا لڑکی کے فروخت کرنے کے مترادف ہے"۔

(ایضاً ص۴۲)

مہر کے متعلق آپ کی ہدایت ہے کہ

"پھر مہر بھی حد سے زیادہ مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہزار روپیہ مہر ہوتا ہے۔ بعض زیادہ بھی ہیں۔ زیادہ ان حالتوں میں ہیں جن میں عورتوں کو شرعی حصہ نہیں مل سکتا۔ وہاں مہر اتنا ہے کہ وہ کمی پوری ہوجائے۔ مگر یہاں سے دیکھا کہ معمولی معمولی آدمی دس دس اور پانچ پانچ ہزار مہر مقرر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی جائدادیں اور آمدنیاں بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ بہرحال حیثیت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

(ایضاً ص۴۳)

قطعہ

پھر براہیمی دعا بے اختیار اٹھی تو ہے
شعلۂ نمرود سے فصلِ بہار اٹھی تو ہے
ہونے ہی والا ہے مغرب سے طلوع الشمس دیکھ
کوپن ہیگن سے شعاعِ زرنگار اٹھی تو ہے

(تنویر)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا مستقل سامان کرسکتے ہیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

122

حدیث ـــــ اس کی اہمیّت اور ضرورت

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل)

مکرم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ناظم افتاء نے حدیقۃ الصالحین کے نام سے احادیثِ نبوی کا ایک نہایت دلکش مجموعہ مرتب فرمایا ہے جو وقفِ جدید صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔
اس کے شروع میں محترم ملک صاحب موصوف نے مندرجہ بالا موضوع پر جو مختصر مگر جامع مضمون رقم فرمایا ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے :-

سیّدِ وُلدِ آدم فخر المرسلین خاتم النبیین رسولِ مجتبیٰ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا آپ پر اپنا کلام نازل کیا جو قرآن کریم کی شکل میں مسلمانوں کی مقدس ترین کتاب کی حیثیت سے دنیا میں موجود ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو کام تھے اوّل اللہ تعالےٰ کے پیغام کی تبلیغ جس کی طرف مندرجہ ذیل آیتِ کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔

"یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ
مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ
رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ۔

(مائدہ آیت ۶۸)

"اے رسول! تیرے رب
کی طرف جو (کلام بھی) تجھ پر
اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک)
پہنچا اور اگر تُو نے (ایسا)
نہ کیا تو (گویا) تو نے اس کا
پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا!"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دوسرا کام کلامِ الٰہی یعنی قرآن کریم کی تبیین و تفسیر ہے جو سنت و حدیث کی صورت میں مدون اور امتِ محمدیہ میں مقبول و مشہور ہے قرآن کریم کی آیتِ ذیل میں حضورؐ کی اسی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے۔

"وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ
الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ
مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ وَ
لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ"

(نحل آیت ۴۵)

اور تجھ پر ہم نے یہ (کامل)
ذکر نازل کیا ہے تاکہ تُو سب
لوگوں کو وہ (فرمانِ الٰہی) جو
(تیرے ذریعہ سے) ان کی
طرف نازل کیا گیا ہے کھول کر
بتائے اور تاکہ وہ اس پر
تدبر کریں۔

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کلامِ الٰہی کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اپنے قول اور فعل سے اس کی جو تشریح و تفسیر فرمائی وہ امت کے لئے اس طرح واجب العمل ہے جس طرح قرآن کریم کی اتباع اور فرمانبرداری واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

"مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ
عَنْہُ فَانْتَھُوْا"

(حشر آیت ۸)

رسول جو کچھ تم کو دے
اس کو لے لو اور جس سے
منع کرے اس سے رُک جاؤ"

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل اور ہر قول جس کا تعلق دین کی توضیح و تشریح سے ہے واجب التسلیم ہے اور اس کی اطاعت اور اس کے مطابق عمل کرنا امتِ مسلمہ پر فرض ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ جو کاشانۂ نبوت کے تربیت یافتہ، دینِ اسلام کے امین اور تبلیغ قرآن کریم کے ذمہ دار تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال و ارشادات کی یہی حیثیت سمجھتے تھے۔ سنت کی پیروی ان کا جزوِ ایمان تھا، اور وہ آپ کے ارشادات کا علم حاصل کرنا باعثِ نجات جانتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب بھی کوئی اہم معاملہ ان کے سامنے آتا تو وہ قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرتے۔ اگر انہیں اس پاک کلام میں کوئی وضاحت نہ ملتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق استفسار کرتے جب انہیں معتبر اور مستند ذرائع سے علم ہو جاتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ارشاد اس بارہ میں موجود ہے تو اُسے وہ بسر و چشم قبول کرتے اور اپنی رائے پر عمل کرنے کو گمراہی اور ضلالت سمجھتے یہاں تک کہ جب کوئی مقتدر صحابی کسی اہم معاملہ میں نص کا علم نہ ہو سکنے کی وجہ سے اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرتا اور بعد میں اسے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے تو اس سے اسے اتنی خوشی اور مسرت حاصل ہوتی جیسے دنیا کے عظیم الشان خزانے اُسے مل گئے ہیں۔ اور بہت بڑی نعمت سے اُسے نوازا گیا ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو آپؐ نے ان سے پوچھا معاملات کس طرح طے کروگے انہوں نے عرض کیا قرآن و سنت کی روشنی میں فیصلے دیا کرونگا اور اگر ہدایت کے ان دو ذریعوں سے راہنمائی حاصل نہ کر سکا تو پھر آپؐ کے فیضِ صحبت میں جو دینی تربیت پائی ہے اس کی روشنی میں اپنی رائے اور اجتہاد سے مشکل کو حل کروں گا آپؐ نے حضرت معاذؓ کی اس وضاحت پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپؐ کے مقرر کردہ افسر کی صحیح راہنمائی فرمائی ہے۔

(مسند احمد صفحہ ۲۳۰ جلد ۵)

پھر اس اہم مسئلہ پر ایک اور نقطۂ نظر سے بھی ہم غور کر سکتے ہیں جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو کام تھے ایک تو کلامِ الٰہی یعنی قرآن پاک کو پہنچانا پڑھنا اور سکھانا اور دوسرے اسکی تبیین و تفسیر گویا آپؐ کا منصب رسول کا بھی تھا اور مبیّن و مفسّر کا بھی۔ قرآن کریم چونکہ بنیادی ذریعہ تعلیم دین تھا اس لئے علاوہ زبانی تعلیم کے آپؐ نے اس کے لکھنے کا بھی مکمل اہتمام فرمایا پھر صحابہؓ نے اس کلامِ پاک کی حفاظت کا حق ادا کیا اور اپنی اس اہم ذمہ داری کو ایسے شاندار طریق سے نبھایا کہ دنیا عش عش کر اُٹھی اور حیرت سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، تو کیا ایسی فرض شناس قوم سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اہم کام یعنی آپؐ کے ارشادات و اقوال کو ضائع اور فراموش کر دے گی اس کی حفاظت اور آگے امتِ مرحومہ تک اسے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کرے گی جس سے معمولی سی بھی محبت ہوتی ہے انسان اس کی ہر بات کو نہ صرف یاد رکھتا ہے بلکہ ہر ایک کو سُناتا پھرتا ہے تو کیا وہ جاں نثار صحابہؓ جنہوں نے اپنے آقا اپنے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت کی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی ان سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کی پیاری باتوں کو بے اعتنائی اور لاپرواہی کی نذر کر دیں گے، اور لوگوں کو سُنانے کا کوئی اہتمام نہیں کریں گے۔ پھر اگر صحابہؓ نے آپؐ کی باتیں ایمان لانے والوں کو سُنائیں۔ آگے پہنچائیں اور کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لیا تو آخر وہ باتیں کہاں گئیں؟ سوائے سنت و حدیث کے کوئی ایسی کتابِ ملفوظات اس دنیا میں موجود نہیں جس میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کی پیاری باتیں درج ہوں۔ پس سنت و حدیث کا انکار دراصل وہی لوگ کر سکتے ہیں جو یا تو آپؐ کے اس منصب کو نہیں مانتے کہ آپؐ مبلّغِ قرآن ہونے کے علاوہ مبیّنِ قرآن بھی ہیں اور رسول کی حیثیت سے یہ دونوں منصب آپؐ کو حاصل ہیں اور یا پھر وہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ نے تبیینِ قرآن کے فریضہ کو ادا ہی نہیں کیا یا صحابہؓ نے والعیاذ باللہ اپنے فرض کو نہیں پہنچانا اور آپؐ کے اقوال و ارشادات کو ضائع کر دیا اور امت تک ان کے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ جب یہ تینوں باتیں بالبداہت غلط ہیں تو پھر احادیثِ رسولؐ کے انکار کا سوائے اس کے اور کوئی مفہوم نہیں کہ یا تو ایسے لوگوں کی عقل میں فتور ہے یا پھر وہ دین سے آزادی کے خواہاں ہیں اور من مانی کرنا چاہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بعض مصالح کی وجہ سے شروع میں احادیث کے لکھنے اور کتاب کی شکل میں انہیں مدوّن کرنے کا اجتماعی اہتمام صحابہؓ نے اس طرح

نہیں کیا گیا جس طرح کا اہتمام قرآن کریم کے لکھنے اور مختلف علاقوں میں اس کی مستند نقول بھجوانے کا کیا ہے اور اس کی ایک اہم وجہ یہ تھی کہ تا نئے مسلمان ہونے والوں کے لئے کوئی غلط فہمی کی صورت پیدا نہ ہو اور وہ ناسمجھی سے کسی حدیث کو قرآن کریم کی آیت ہی نہ سمجھ لیں لیکن اس کے باوجود انفرادی طور پر متعدد صحابہ رضؓ احادیث کو زبانی یاد رکھنے کے علاوہ لکھ بھی لیتے تھے اور یہ صحائف اپنے پاس محفوظ رکھتے اور بوقتِ ضرورت لوگوں کے سامنے انہیں خاص اہتمام کے ساتھ بیان کرتے۔ یہی حال تابعین کا تھا انتہائی شوق اور پوری توجہ سے وہ ارشاداتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم حاصل کرتے اور پھر دوسروں تک انہیں پہنچاتے۔ تبع تابعین کے زمانہ تک تو علم حدیث کے حصول کا شوق ساری مملکتِ اسلامی میں عام ہو چکا تھا اور ہر گھر میں حدیثِ رسولؐ کا چرچا تھا۔ بڑے بڑے ائمہ حدیث پیدا ہوئے۔ حضرت امام حسن بصریؒ، سعید بن المسیبؒ، سعید بن جبیرؒ، ابن شہاب زہریؒ، امام شعبیؒ، سفیان ثوریؒ، سفیان بن عیینہؒ اور حضرت امام مالکؒ کی جلالت شان اور خدمتِ حدیث کے عظیم الشان کام سے کون انکار کر سکتا ہے ان ائمہ حدیث کے بعد ان کے شاگردوں نے اس علم میں اور اضافہ کیا۔ علم حدیث اور جمع احادیث کے لئے مختلف ممالک کے سفر اختیار کئے۔ ہر جگہ پھرے اور احادیث کے عظیم الشان مجموعے مرتب کرکے انہیں کتابی شکل دی۔ انہی مجموعوں میں سے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی بے نظیر کتاب "مسند احمد" ہے جو قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے اسکے بعد اور ائمہ آئے جنہوں نے صحت و ضعف کے اعتبار سے احادیث کی چھان بین کی ان کا انتخاب کیا اور ایسے عمدہ مفید مجموعے مرتب کئے جن میں مضامین کی ترتیب کو بھی مدِنظر رکھا گیا اور ساتھ ہی صحت احادیث کے معیار کو بھی پوری محنت اور دقت نظر کے ساتھ ملحوظ رکھا گیا جیسے حضرت امام بخاریؒ کی کتاب صحیح بخاری اور امام مسلمؒ کی کتاب صحیح مسلم ہے۔

اسی زمانے میں صحتِ حدیث کے پرکھنے کے بھی اصول مرتب ہوئے اور طے پایا کہ مستند حدیث کے لئے روایت اور درایت دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

روایت

روایت سے مراد یہ ہے کہ کتاب لکھنے والے کو جن راویوں کے ذریعہ حدیث پہنچی ہے وہ تعداد میں کتنے ہیں اور امانت و دیانت، ذہانت و حفظ میں ان کا معیار کیا ہے۔ اس لحاظ سے احادیث کی مندرجہ ذیل قسمیں متعین ہوئیں۔

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام:-

۱۔ متواتر۔ وہ حدیث جو واضح المعنے ہو اور اسے بیان کرنے والے اتنے زیادہ لوگ ہوں کہ عقل ان سب کو جھوٹا سمجھنے کے لئے تیار نہ ہو۔

۲۔ مشہور۔ وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں بھی تین سے کم نہ ہوں۔

۳۔ عزیز۔ وہ حدیث ہے جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں بھی دو سے کم نہ ہوں۔

۴۔ غریب۔ وہ حدیث جس کی سند کے کسی حصہ میں ایک راوی رہ گیا ہو۔

مشہور، عزیز اور غریب کو خبر واحد یا خبر احاد بھی کہتے ہیں۔

راویوں کی صفات کے لحاظ سے احادیث کی اقسام:-

۱۔ صحیح۔ وہ حدیث ہے جسے ایسے راویوں نے بیان کیا ہو جو دیانتدار، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور منہیاتِ شرعی سے پرہیز کرنے والے ہوں اور اُن کا حافظہ قوی اور سمجھ بہت عمدہ ہو اور اس حدیث کی سند متصل ہو یعنی درمیان سے کوئی راوی رہ نہ گیا ہو۔

۲۔ حسن۔ وہ حدیث ہے جس کے کسی راوی کے حافظہ میں کسی قدر کمی ہو لیکن باقی صفات مکمل طور پر صحیح والی موجود ہوں کوئی اور نقص ان میں موجود نہ ہو۔

۳۔ ضعیف۔ وہ حدیث ہے جس میں صحیح یا حسن والی شرطیں نہ پائی جاتی ہوں۔ مثلاً حدیث کے راوی کی دیانتداری اور دینداری میں کسی کو کلام ہو یا راوی کا حافظہ خاصہ کمزور ہو۔

۴۔ موضوع۔ جھوٹی حدیث یعنی ایک بات غلط طور پر یا جھوٹ موٹ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دی گئی ہو اور آپؐ نے ایسا نہ فرمایا ہو۔

۵۔ مقبول۔ وہ حدیث ہے جو صحیح ہو یا حسن۔

۶۔ مردود۔ وہ حدیث ہے جو ضعیف ہو یا موضوع۔ ایسی حدیث ردّ کرنے کے قابل ہے۔

سند سے مراد حدیث بیان کرنے والے راویوں کا وہ سلسلہ ہے جس کے ذریعہ حدیثیں جمع کرنے والے یا کتاب لکھنے والے امام تک یہ حدیث پہنچی ہے مثلاً حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی سند جو امام بخاری نے اپنی کتاب میں بیان کی ہے یہ ہے:-

حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصِ اللَّیْثِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ۔ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" (الحدیث)

اس مثال میں حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ سے لیکر یَقُوْلُ تک کی عبارت سند کہلاتی ہے اور حدیث اِنَّمَا کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔ (باقی)

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات ـ ضروری اطلاع

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مورخہ ۱۶-۱۷ ظہور (اگست) کو ضلع خیرپور کا سالانہ تربیتی اجتماع بمقام گوٹھ نتھے خان براستہ گمبٹ منعقد ہو رہا ہے۔ بزرگ اور علماء کرام تشریف لاکر اجتماع سے خطاب فرمائیں گے۔ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور بعض دیگر بزرگوں کی تقاریر بھی سنائی جائیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

ضلع خیرپور کے انصار تو شامل ہوں گے ہی ارد گرد کے دیگر انصار سے بھی درخواست ہے کہ وہ ضرور تشریف لاکر اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اور اجتماعی دعاؤں میں شریک ہوں۔

(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مؤرخہ ۱۷، ۱۸ ظہور (اگست) کو کوئٹہ میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں علاوہ دیگر علماء کے مرکز سے بھی دو نمائندے شریک ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقریب شادی اور درخواستِ دعا

مورخہ ۲۱ ماہِ وفا (۲۱ جولائی ۶۸ء) کو خاکسار کے برادرِ اصغر عزیز منیر احمد صاحب ظفر مینیجر آر وی ایپلٹن لمیٹڈ لنڈن (ابن محترم بابو سلامت علی صاحب) کی تقریب شادی عمل میں آئی جس میں بہت سے احمدی احباب اور غیر از جماعت معززین شامل ہوئے۔ تقریبِ رخصتانہ ایچی سن کالج لاہور کے پروفیسر محمد علی عثمانی صاحب کی کوٹھی میں عمل میں آئی۔ اگلے روز اندرون بھاٹی گیٹ لاہور میں وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

عزیز منیر احمد صاحب ظفر کا نکاح مورخہ ۱۸ وفا (جولائی) کو بعد نماز مغرب بھاٹی گیٹ لاہور میں محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ نے عزیزہ فرحال اشرف چغتائی بنت مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ سرجیکل آفیسر ملتان سے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ دلہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم میاں محمد اقبال صاحب کی پوتی ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

(خاکسار رشید) خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ)

123

محترم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم

مکرم داؤد طاہر صاحب ایم اے ربوہ

تین سال ہوتے ہیں اپنے ایک احمدی کلاس فیلو دوست کے ساتھ پہلی مرتبہ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں گیا جو ان دنوں گیتال پارک گلبرگ میں ہوا کرتا تھا۔ اس دوست کے توسط سے میرا محترم چوہدری صاحب مرحوم کے ساتھ تعارف ہوا اور اولین ملاقات میں ہی میں ان کے اخلاق حسنہ کا گرویدہ ہو گیا اور میرے ابا جان مرحوم (محترم مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل انچارج شعبہ زود نویسی) اور چچاؤں کو جانتے تھے۔ اسلئے مجھ سے ملاقات کی تقریب پیدا ہونے پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور دیر تک گفتگو کرتے رہے۔

اس کے بعد میں کئی بار احمدیہ ہوسٹل جاتا رہا اور ان سے شرف ملاقات حاصل کرتا رہا۔ امسال میں نے ایم اے کا امتحان دینا تھا اور سکون و آرام کے لحاظ سے احمدیہ ہوسٹل سے بڑھ کر کوئی جگہ نہ پاتے ہوئے میں نے مرحوم کی خدمت میں لکھا کہ میں قریباً ایک ماہ ہوسٹل میں رہنا چاہتا ہوں اور آپ کی اجازت کا طلبگار ہوں آپ نے بکمال شفقت میری اس درخواست کو قبول کر لیا اور اس طرح مجھے چوبیس دن اس مخلص اور فدائی احمدی بزرگ کو قدرے قریب سے دیکھنے کا موقع میسر آگیا۔

چوہدری صاحب مرحوم بہت سی ان خوبیوں کے مالک تھے جو ایک احمدی کا طرۂ امتیاز ہونی چاہئیں۔ آپ ہوسٹل میں نمازوں کی امامت کراتے تھے اور نماز (بالخصوص صبح) کے وقت نماز میں سست لڑکوں کے پاس خود جا کر یا کسی اور لڑکے یا ہوسٹل کے خادم کو بھجوا کر جگاتے اور انہیں نماز پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے آپ ہر روز مغرب کے بعد قرآن کریم کی چند آیات پڑھاتے جس کا طریق یہ ہوتا کہ پہلے آپ خود اس حصہ کی تلاوت کرتے پھر حاضرین میں سے کسی کو اس حصہ کی قرأت کے لئے کہتے اور بعدہٗ خود اس کا اردو ترجمہ کرنے اور سمجھانے کے لئے جا بجا انگریزی کے الفاظ بکثرت استعمال کرتے۔ پھر موقع دیتے کہ اگر کسی کے ذہن میں متعلقہ حصہ کے متعلق کوئی سوال پیدا ہوا ہو تو وہ دریافت کرے بعدہٗ دعا ہوتی۔ روزانہ درس القرآن دیتے۔ جمعہ بالعموم آپ ہی پڑھاتے تھے اور زیادہ تر حضور کا ہی خطبہ جمعہ پڑھ کر سناتے تھے۔

چوہدری صاحب مرحوم ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تو تھے ہی لیکن کلرک اور کیشیئر کے فرائض بھی آپ نے اپنے ذمہ لئے ہوئے تھے۔ جسے آپ بڑی تندہی سے نباہتے تھے۔

طبیعت میں بہت رفق اور نرمی تھی ہوسٹل کے خادموں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے یہی وجہ تھی کہ وہ بھی آپ کے اخلاق فاضلہ کے دل سے معترف تھے۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم کا خط نہایت پاکیزہ تھا اور آپ کی تحریر دیکھ یوں محسوس ہوتا تھا۔ گویا موتیوں کی لڑیاں صفحہ پر بکھری ہوئی ہیں رجسٹرات میں اندراجات بھی اسی صفائی سے کیا کرتے تھے۔

لڑکوں سے بہت عمدہ طور سے پیش آتے اور ان میں سے کسی سے کبھی غصہ اور سختی کا سلوک نہیں کیا بلکہ بعض دفعہ کسی لڑکے سے ناسمجھی سے کوئی گستاخی بھی ہو جاتی تو آپ درگزر کر جاتے۔

حال ہی میں جب میرے منجھلے چچا محترم پروفیسر محمد ابراہیم ناصر کی وفات ہوئی میں امتحان میں مصروف تھا۔ اس سانحہ کی اطلاع آپ ہی نے مجھے پہنچائی۔ (آپ ان دنوں ربوہ آئے ہوئے تھے) اور بڑی محبت اور پیار سے میرے ساتھ اظہار تعزیت کیا اور اس روز ظہر کی نماز کے بعد دیر تک بیٹھے مرحوم کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے رہے مجھے صبر کی تلقین کی اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتے رہے فرمانے لگے کہ ہر صدمہ جو کسی انسان پر آتا ہے اس کے لئے آزمائش کا رنگ رکھتا ہے۔ اور خدا آدمی کو اس آزمائش میں مبتلا کر کے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ زیادہ مصائب میں اسکے رحم سے مایوس تو نہیں ہو جاتا اور اس کے دامن کو ٹھکرا تو نہیں دیتا اور اگر بندہ آلام کی آندھیوں میں اس کا دامن نہ چھوڑے۔ تو خدا اسے اس کا اجر دیتا ہے اور متعلقہ صدمہ سے جو نقصان اسے پہنچا ہے اسکی تلافی بہتر طور پر کسی اور رنگ میں کر دیتا ہے آپ نے اس موقع پر اپنے مرحوم بیٹے چوہدری مسعود احمد صاحب کا بھی ذکر کیا جو کچھ عرصہ قبل لندن میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے تھے جوان بیٹے کی موت بوڑھے والدین کے لئے کس قدر المناک ہو سکتی ہے اس کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں ایسے حادثہ سے سابقہ پڑ چکا ہو لیکن آفرین ہے مرحوم پر کہ خبر سنکر ان کی آنکھ سے چند آنسو تو ضرور نکلے مگر یہ آنسو پدری شفقت کے فطری تقاضا کا اظہار تھے مرحوم کا دل زخم خوردہ تھا اور آنکھ روتی تھی لیکن اپنے خدا کی رضا پر راضی تھے کہ وہی سب سے پیاری ہستی ہے اور اس کا کوئی فیصلہ مصلحت سے خالی نہیں ہوتا۔

مرحوم نے اس محفل میں اس امر کا ذکر بھی فرمایا کہ جب تک انسان کو قدرت کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اس کا ایمان کمزور رہتا ہے۔

مرحوم بہت صابر و شاکر اور تکلیف میں بھی ہوتے کبھی اُف نہ کرنے والے بزرگ تھے استاذی المکرم ماسٹر غلام رسول صاحب (جو کہ چوہدری صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں) ذکر کر رہے تھے کہ مرحوم کو دو تین سال سے معدہ میں بہت تکلیف تھی جو بالآخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ یہ تکلیف کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتی تھی۔ مگر آپ ہمیشہ اسے ہمت سے برداشت کرتے رہے اور بالعموم کسی دوسرے پر اس کا اظہار نہ ہونے دیتے بلکہ گھر میں بھی جب درد کی سی کیفیت ہو جاتی تو آپ کے چہرہ کے تاثرات پڑھ کر ہی آپکی اہلیہ وغیرہ کو آپ کی تکلیف کا احساس ہوا۔ آپ نے خود کبھی اس کا اظہار نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں

بلڈ پریشر اور دل کی امراض کے متعلق احتیاطی تدابیر

(مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب (ریٹائرڈ) ربوہ)

اگر انسان اپنے کام اور اپنی خوراک و عادات میں احتیاط کرے اور اعتدال پر نظر رکھے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ بہت حد تک بلڈ پریشر اور دل کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے لیکن بدقسمتی یا انسانی غلطیوں کی وجہ سے موجودہ زمانہ کے ذہنی اور دوسرے حالات کچھ اس طرح واقع ہوئے ہیں کہ وہ چار و ناچار اور کم و بیش ان آلام میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پتہ تب لگتا ہے جب جائے مفر نہیں رہتی۔

کام ایک پروگرام کے ماتحت ہونا چاہیئے جس سے بدنی اور ذہنی کوفت نہ ہونے پائے دفتروں وغیرہ میں جہاں کام کا رش ہو تین چار گھنٹہ کے کام کے بعد ایک یا نصف گھنٹہ کی رخصت ضرور ہونی چاہیئے۔ تھوڑے سے آرام اور ضرورتاً آدھ پاؤ کے قریب دودھ پینے سے پھر تر و تازہ ہو کر کام شروع کیا جا سکتا ہے۔ اس کوفت کو چائے کے نشہ یا تمباکو کے استعمال سے دور کرنا بیماری کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ عمر زیادہ ہونے کے ساتھ ان چیزوں سے خون کی شریانوں میں سختی پیدا ہو جاتی ہے جس سے خون کے دباؤ میں زیادتی ہو کر دل کی امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔

خوراک ہلکی اور معقول ہونی چاہیئے لیکن ہمارے ملک میں نہ ہلکی کے مفہوم کو سمجھا جاتا ہے اور نہ مقوی کے۔ ہلکی اور مقوی کے معنی یہ ہیں کہ وہ زود ہضم ہو اور اسکے اجزاء متناسب ہوں اور پکاتے وقت اس میں ہوا کی بھی گنجائش رکھی جائے نہ کہ اسے بالکل air tight کر دیا جائے جیسے پراٹھے ہیں کہ چپاتی کی طرح انہیں کھول کر پھیلایا نہیں جا سکتا بلکہ گھی کی زیادتی کی وجہ سے بہت ثقیل غذا بن جاتی ہے اور حیاتین کا تو نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح مرچوں اور مصالحہ جات کے زیادہ استعمال سے اعصاب کی سلیبت جھلیاں متورم اور آخر کثیف ہو جاتی ہیں۔ اور شریانوں میں یہ چیز بلڈ پریشر کی زیادتی کا موجب بن جاتی ہے۔ ناشتہ صبح جلدی کر لینا چاہیئے اور تھوڑی مقدار میں تا آدمی اپنے مفوضہ فرائض کو اچھی طرح ادا کر سکے۔ ناشتہ ہرگز پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بعد عموماً کام کرنا ہوتا ہے۔ عمل انہضام میں پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے فتور پیدا ہو جاتا ہے اور کام بھی صحیح طور پر نہیں کیا جا سکتا۔ آٹھ ۹ بجے ناشتہ کرنے سے تمام دن کا پروگرام بگڑ جاتا ہے اور ہر ایک کام میں دیر ہو جاتی ہے۔ مثلاً نو بجے پراٹھوں اور انڈوں وغیرہ کے اہتمام کے بعد ناشتہ کرنے سے دوپہر کا کھانا دو اڑھائی بجے سے پہلے نہیں کھایا جا سکتا۔ اسی طرح شام کا کھانا بھی دیر سے کھایا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد اکثر لوگ شام کے قریب تک سوئے رہتے ہیں اور رات کو نیند دیر سے آتی ہے۔ ان حالات میں تہجد چھوڑ فجر کی نماز کے لئے بھی کئی لوگ وقت پر نہیں اٹھ سکتے۔ جو لوگ باوجود ان حالات کے تہجد اور نماز فجر کے لئے اٹھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط ایمان اور قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں گو آخر الامر کم سونے اور دوسری بے احتیاطیوں کا اثر ان پر بھی ہونے سے نہیں رہتا۔ ان تمام باتوں کا نتیجہ رفتہ رفتہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی کے اعضائے رئیسہ دل و دماغ متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ کئی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۸۴

میں شاہد احمد پاشا ولد چوہدری رشید احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے
شرط اول -/۱ روپے
العبد شاہد احمد پاشا A-۹-۱۰۹ اسلامیٹ ٹاؤن سرگودھا۔
گواہ شد:۔ محمد دین بقلم خود
صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد:۔ ظہور احمد آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۱۹۲۸۵

میں رفیقہ شمیم بشریٰ زوجہ کرم الٰہی ظفر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۲ -۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۰۰ روپے
۲۔ زیورات مالیتی ۔۔ ۔ ۱۶۸۵ ″
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۳/۵۰ روپے
الامۃ:۔ رفیقہ شمیم بشریٰ ۲۶/۶/۶۲
گواہ شد:۔ مرزا مبارک احمد ۲۶/۶/۶۲
گواہ شد کرم الٰہی ظفر خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۹۲۸۶

میں غلام فاطمہ بیوہ ملک محمد افضل صاحب مرحوم قوم تہیم پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱۔ مکان واقع محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ
۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰۰ روپے
۲۔ زیور مالیتی ۔۔ ۔ ۶۵ ″
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول -/۱۰/۱
الامۃ غلام فاطمہ بیوہ محمد افضل صاحب مرحوم فاطمہ منزل گوجرانوالہ
گواہ شد۔ محمد اکرم ولد محمد افضل گوجرانوالہ
گواہ شد عبد الکریم ولد میاں غلام رسول صاحب سیکرٹری تحریک جدید

مسل نمبر ۱۹۲۷۸

میں حسینہ بیگم زوجہ شیخ محمد شفیع صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔ ۵۰ روپے
زیورات مالیتی ۱۸۵۰
میزان ۔۔۔۔۔ ۱۹۰۰
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔
شرط اول ۵۰ / ۵ روپے
الامۃ:۔ حسینہ بیگم مکان ۶۸ بلاک نمبر ۳ سرگودھا
گواہ شد:۔ شیخ محمد شفیع مکان ۶۸ (خاوند موصیہ) بلاک نمبر ۳ سرگودھا
گواہ شد:۔ شیخ شریف احمد ایم اے بلاک ۲ مکان ۹۱ سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۹۲۷۹

میں امیر الدین خان نامور ولد خان ظہیر الدین خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ شرط اول -/۱
العبد:۔ امیر الدین خان صاحب ولد ظہیر الدین خان صاحب مکان A/۳/۱۸ ناظم آباد کالونی لائلپور۔ گواہ شد: محمد انور خان زعیم و سیکرٹری مال حلقہ ناظم آباد لائلپور۔
گواہ شد:۔ نصیر الدین A/۳/۱۸ ناظم آباد لائلپور۔

مسل نمبر ۱۹۲۸۰

میں حفیظہ بیگم زوجہ محمد الدین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
زیور ۵ تولے مالیتی ۔۔۔۔ ۱۸۰۰
حق مہر وصول شدہ ۔۔۔۔ ۲۰۰۰
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول -/۱ روپیہ
الامۃ:۔ حفیظہ بیگم
گواہ شد:۔ خورشید احمد نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ۲۳-۲-۶۲
گواہ شد ظفر اللہ خان ایڈووکیٹ گوجرانوالہ۔
گواہ شد:۔ محمد الدین ولد چوہدری حاکم دین گوجرانوالہ ۲۳/۲/۶۲

مسل نمبر ۱۹۲۸۱

میں امۃ النصیر بیگم زوجہ مرزا نذیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۱-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔۔۔ ۵۰۰۰ روپے
زیور مالیتی ۔۔ ۱۸۱۳۰۰ ″
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۳/۵۰
الامۃ:۔ امۃ النصیر۔ گواہ شد:۔ مرزا نذیر احمد ۱۸۱ ہیرآباد میرپور خاص خاوند موصیہ
گواہ شد: نور احمد سیکرٹری مال۔

۱۲۶

سیکرٹریان مال اور انسپکٹران بیت المال کو ضروری ہدایت

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ سیکرٹریان مال اپنی جماعتوں سے تبدیل ہونے والے احباب کی اطلاع نظارت بیت المال کو ساتھ کے ساتھ نہیں بھجواتے بلکہ بعض اوقات سال کے آخر پر تمام اطلاعات اکٹھی کر کے بھجواتے ہیں۔ یا انسپکٹر بیت المال کی آمد کا انتظار کرتے رہتے ہیں تا وہ اپنی رپورٹ میں یہ اطلاعات شامل کر کے بھجوا سکے۔ سال کے آخر پر جمع کر کے اطلاعات بھجوانے سے کئی دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک تو اس کے نتیجہ میں بیت المال کا کام سال کے آخر پر بہت بڑھ جاتا ہے دوسرے جن جماعتوں میں تبدیل ہونے والے افراد کے بجٹ اور بقایاجات منتقل کئے جاتے ہیں انہیں کافی حد تک جائز شکوہ پیدا ہو جاتا ہے کہ سال کے اختتام کے قریب اُن پر بقایاجات کی وصولی کی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے جب کہ متعلقہ فرد سے رابطہ پیدا کرنے اور وصولی کی کوششوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ ایسی اطلاعات ماہانہ بھجواتے رہیں۔ اطلاعات میں بجٹ اور بقایاجات کی معین رقوم کے ذکر کے علاوہ یہ بھی ذکر کیا جائے کہ کس ماہ سے تبدیلی سکونت کی گئی ہے۔

انسپکٹران بیت المال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جب وہ کسی جماعت میں معائنہ کے لئے جائیں۔ اور سیکرٹریان مال تبدیل ہو جانے والے افراد کے بجٹ اور بقایا کی اطلاع مہیا کرے تو وہ بعد مناسب پڑتال اس اطلاع کو اپنی رپورٹ میں شامل کریں۔ اگر کوئی انسپکٹر سیکرٹری مال کی اس اطلاع پر کارروائی کرنے میں کوتاہی کرے تو سیکرٹری مال نظارت بیت المال کو اس بارہ میں فوری رپورٹ کرے۔ رپورٹ کے ہمراہ متعلقہ افراد کے بقایاجات اور عرصہ تبدیلی سکونت کی معین اطلاع بھی ملنی چاہیئے۔

سیکرٹری مال کی خدمت میں اس گذارش کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ جماعت میں تبدیل ہو کر آنیوالے اور جماعت سے جانے والے احباب کے بقایاجات وغیرہ کی نظارت کو بروقت اطلاع بھجوانا ان کی ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں انسپکٹروں پر جو نگرانی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس سے سیکرٹریان مال کی اپنی ذمہ داری کم نہیں ہو جاتی۔

(ایڈیشنل ناظر بیت المال (آمد))

قوم و ملّت کی جانب سے

احمدی نوجوانوں پر بیش از بیش ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہر احمدی طفل اور خادم کو بے شمار صلاحیتوں سے ذہنی، جسمانی، اور روحانی قوتوں سے مالا مال کیا ہے۔ ان خداداد قوتوں اور لیاقتوں پر نہ صرف آپ کا اپنا بلکہ دوسرے ہموطنوں کا بھی حق ہے۔ آپ کے ہمسایہ میں آپ کے محلہ میں، آپ کے قصبہ یا شہر میں خدمت کے بے شمار مواقع آپ سے آپ کی ان قوتوں کے بے لوث تعمیری استعمال کا تقاضہ کر رہے ہوتے ہیں۔ کیا آپ وقت کے اس اہم تقاضہ کو پورا کر رہے ہیں؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ جس کا جواب ہر احمدی نوجوان کو اپنے عمل سے اپنی خداداد قوتوں کے برمحل استعمال سے، دیکر خدا تعالےٰ کی نگاہ میں سرخرو ہونا ہے۔

خدمت خلق کے امور کے لئے ہر روز کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالیئے۔ تبھی آپ اپنا وجود نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی باعث فلاح و برکت بنا سکیں گے۔

(مہتمم خدمت خلق
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ارشاد حسین ۱۳ اگست کو چین جائینگے

ڈھاکہ یکم وزیر خارجہ میاں ارشد حسین آج ڈھاکہ جا رہے ہیں۔ جہاں سے وہ ۱۳ اگست کو پیکنگ روانہ ہو جائیں گے۔ وزیر خارجہ کا دورہ چین دونوں ملکوں کے مضبوط روابط اور دوستانہ تعلقات میں مزید اضافہ کا باعث بنے گا۔ وہ پیکنگ میں قیام کے دوران چین کے وزیراعظم مسٹر چو این لائی وزیر خارجہ مسٹر چن ژی اور دوسرے رہنماؤں سے باہمی دلچسپی کے امور اور عالمی مسائل پر گفتگو کریں گے۔

صدر ایوب نے مغربی جرمنی کا دورہ ملتوی کر دیا

لنڈن یکم اگست۔ صدر ایوب نے مغربی جرمنی کا دورہ ملتوی کر دیا ہے، وہ مغربی جرمنی میں چانسلر کرٹ جارج کیسنگر اور وزیر خارجہ ولی برانڈٹ سے ملاقات کے علاوہ ایک بجلی کے کارخانہ کا معائنہ کرنے والے تھے۔ توقع ہے کہ صدر ایوب دس روز تک واپس پاکستان آجائینگے

صدر کے سائنسی مشیر کراچی پہنچ گئے

کراچی یکم اگست۔ صدر کے سائنسی مشیر پروفیسر عبد السلام کل صبح لنڈن سے کراچی پہنچ گئے وہ پاکستان میں تین ہفتے قیام کرینگے پروفیسر سلام جو کہ انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس (اٹلی) کے ڈائریکٹر بھی ہیں ۲۰ اگست کو بنکاک جائیں گے۔ جہاں وہ اقوام متحدہ کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ یہ اجلاس ۲۰ اگست کو ہوگا پاکستان میں قیام کے دوران پروفیسر سلام نیشنل ین یا ورکیشن نیشنل سائنس کونسل کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ اس کے علاوہ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے حکام سے بات چیت بھی کریں گے۔ وہ پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ اور دوسرے سائنسی اداروں کے حکام سے بات چیت کریں گے۔

ملازمین کو منافع میں حصہ دلانے کا قانون

اسلام آباد یکم اگست مرکز نے تمام کمپنیوں اور صنعتی اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے منافع میں ملازموں کو حصہ دار بنانے کے قانون پر عملدرآمد کے سلسلے میں تفصیلات سے حکومت کو ضروری معلومات مہیا کریں۔ یہ قانون قومی اسمبلی نے حالیہ سیشن میں منظور کیا تھا۔ اس کی رو سے صنعتی اداروں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی سالانہ آمدنی کا ڈھائی فیصد اپنے ورکروں کے لئے فنڈ جمع کریں۔ اس فنڈ سے جو منافع ہوگا اسے ورکروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

آتش فشاں پھٹنے سے پندرہ افراد ہلاک

سین جوز۔ (کوسٹاریکا) یکم اگست کل یہاں ایک آتش فشاں پھٹا۔ اس کے نتیجے میں پندرہ افراد ہلاک اور ۷۰ لاپتہ ہو گئے سرکاری اطلاع کے مطابق ایرینل کے قصبہ میں زبردست تباہی پھیل گئی اور بہتے ہوئے لاوے میں مرد و عورتیں اور بچے نظر آنے لگے ایک قریبی دریا میں انسانی لاشیں مردہ مویشی اور گھوڑے دکھائی دینے لگے۔ معلوم ہوا ہے کہ لوگوں نے لاوے سے بچنے کے لئے دریا میں چھلانگیں لگا دیں مگر ان میں سے بیشتر چٹانوں سے ٹکرا کر مر گئے۔ جو باقی بچے وہ آتش فشاں کے گرم لاوے کی زد میں آ گئے۔

مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال

ڈھاکہ یکم اگست۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال میں ابھی تک کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی۔ تاہم چند ایک مقامات پر مختلف دریاؤں میں پانی کی سطح کم ہوئی ہے۔ بہادر آباد کے مقام پر سر ذگر دھی ماری کے مقام پر پکشا سلہٹ کے مقام پر سرما فنچو گنج کے مقام پر برہم کشتیارا۔ اختیاری گنج کے مقام پر کھوائی بھیراب بازار کے مقام پر میگھنا کومیلا کے مقام پر ماتا مہوری میں پانی کی سطح کم ہوئی ہے۔ اسکے علاوہ متعدد مقامات پر بہت سے دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہوئی ہے ہارڈنگ برج اور گوالندو کے مقام پر گنگا گورائی سید عصیدپور کے مقام پر گنگا۔ فرید پور کے مقام پر [illegible] خطرے کے نشان سے اوپر [illegible]

درخواست دعا

میرے بھائی شبیر احمد [illegible] سینے پر زخم ہے۔ اپریشن ہونے والا ہے نیز میری باجی فیاض اختر نسیم اکثر بیمار رہتی ہیں ان دونوں کی صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے
شمیم انور ناہید سرگودھا بلاک نمبر ۲

کیا آپ بیرون پاکستان جا رہے ہیں

آپ کسی بھی غرض کے لئے پاکستان سے باہر جا رہے ہوں۔ سٹیٹ بنک کی اجازت، سیٹ بکنگ، حصول پاسپورٹ اور ویزا کے لئے صحیح مشورہ دینے کے لئے ہم حاضر ہیں۔ خود ملیں یا بذریعہ خط و کتابت مشورہ طلب کریں۔

ایمبیسیڈر ٹریول سروس لمیٹڈ
[illegible] بالمقابل کشمیر ہوٹل لاہور ویسٹ پاکستان

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بعض لوگ جنت کے دروازہ تک پہنچ جاتے ہیں مگر ان کا غرور ان کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہے

نیکیوں کے بعد کبر یا خود پسندی کی بجائے ہمیشہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَ مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہاری تمام نیک کوششیں تمہارے اپنے لئے فائدہ بخش ہیں۔ خدا تعالےٰ کو ان سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ لوگوں کی عبادت یا ان کی قربانیوں سے بے نیاز ہے۔

پس قربانیاں کرتے وقت تم کبھی یہ خیال نہ کرو کہ تم خدا اور اس کے رسول پر کوئی احسان کر رہے ہو۔ خدا تعالےٰ قربانیوں کا محتاج نہیں بلکہ تم اس کے فضل کے محتاج ہو اور اگر تمہیں کسی نیکی کی توفیق ملتی ہے تو تم خدا پر یا اس کے سلسلہ پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ خود اپنی جان پر احسان کرتے ہو۔ جو لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے وہ بعض دفعہ نیکیاں کرتے کرتے جنت کے دروازہ تک پہنچ جاتے ہیں اور ان کا غرور اُن کے راستہ میں دیوار بن کر حائل ہو جاتا ہے اور وہ دوزخ میں جا گرتے ہیں۔ پس نیکیوں کے بعد کبر یا خود پسندی کے جذبات کی بجائے ہمیشہ خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے جس نے ایمان کی توفیق دی اور مصائب و آفات میں ثباتِ قدم عطا فرمایا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ العنکبوت صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰)

ولادت

برادرم مکرم چوہدری محمود احمد جان صاحب لنڈن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جب یورپ تشریف لے گئے تھے تو مکرم چوہدری محمود احمد جان صاحب نے حضور سے نرینہ اولاد کے لئے خاص طور پر دعا کروائی تھی حضور نے بچے کی پیدائش سے دس ماہ قبل اس کا نام ناصر محمود تجویز فرما دیا تھا۔ نومولود محترم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی کا پوتا اور محترم چوہدری نثار احمد صاحب سرگودہا کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ آمین۔

(منور احمد ابن چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ)

زیرِ تعمیر مسجدِ اقصیٰ کی بنیاد میں اینٹیں رکھنے کی ایک اور مبارک تقریب

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض خواتینِ مبارکہ نے بنیاد میں اینٹیں نصب فرمائیں

ربوہ ۔۔ ۱۹ وفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک زیر تعمیر مسجد اقصیٰ کی بنیاد میں اینٹیں رکھنے کی ایک اور مبارک تقریب پیدا ہوئی۔ اس روز پونے سات بجے شام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض خواتینِ مبارکہ نے وہاں تشریف لے جا کر مسجد کے ایک زیر تعمیر حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اپنے مبارک ہاتھوں سے اینٹیں نصب فرمائیں۔

اکتوبر ۱۹۶۶ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ کی بنیاد میں اینٹیں نصب فرمائی تھیں تو اُس وقت خواتین کی نمائندگی نہ ہو سکی تھی۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض بزرگ خواتین کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ احمدی خواتین کی نمائندگی کرتے ہوئے وہ بھی زیر تعمیر مسجد کی بنیاد میں اپنے مبارک ہاتھوں سے اینٹیں نصب فرما کر اس مسجد کی تعمیر کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں جسے انہوں نے ازراہِ شفقت قبول فرما لیا۔ چنانچہ ۱۹ ماہ وفا بروز جمعۃ المبارک پونے سات بجے شام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر تعمیر مسجد میں تشریف لے جا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اسی ترتیب سے باری باری بنیاد کے اُس حصہ میں جہاں حضور ایدہ اللہ نے آج سے دو سال قبل بنیاد رکھی تھی اینٹیں نصب فرمائیں۔ یہ حصہ پلنتھ (Plinth) تک ہی تعمیر ہوا ہے اور اس پر مزید تعمیر ہونی ابھی باقی ہے۔ اس موقع پر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا ربوہ میں موجود نہ ہونے اور حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا اپنی علالت کے باعث تشریف نہیں لا سکیں تاہم وہ اینٹ جس پر حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ نے دعا کی ہوئی تھی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کے فرزند ارجمند مکرم شاہد احمد خان صاحب پاشا سلمہ نے جو ان کے ہمراہ تھے اپنے ہاتھ سے نصب کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان مسجد کی تعمیر کو اپنی غیر معمولی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور اسے دنیا میں حقیقی توحید کے قیام اور اپنے نام کی تقدیس اور عظمت و جلال کے اظہار کا نہایت مہتم بالشان ذریعہ بنائے اور اپنے وعدوں کے بموجب اسلام کو جلد دنیا میں غالب فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری تعمیر کمیٹی مسجد اقصیٰ ربوہ

ضرورت نگران تعمیرات صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی تعمیرات کی دیکھ بھال اور نئی عمارتوں کی تعمیر کی نگرانی کے لئے ماہر فن اور سینیر کلاس پاس مستعد اور مخلص دوست کی ضرورت ہے جو اس صیغہ کے افسر کی حیثیت سے کام کرے گا۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ چالیس سال سے کم عمر کے کارکن کو صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق مفت علاج۔ رخصتوں۔ پنشن و پراویڈنٹ فنڈ کے حقوق حاصل ہوں گے۔

مرکزِ سلسلہ میں رہائش کے خواہش مند دوستوں کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔ درخواست دہندگان اپنی درخواستیں امیر یا صدر مقامی انجمن احمدیہ کے ذریعہ معہ نقول سرٹیفکیٹ اور عمر جلد بھجوا دیں۔

خاکسار ظہور احمد
ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اعلانِ نکاح

عزیزم لیفٹیننٹ جاوید نذیر سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مسرت اسلم صاحبہ بنت مکرم میجر محمد اسلم صاحب منہاس (ریٹائرڈ) سبزہ زار راولپنڈی بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ راولپنڈی نے ۱۹ وفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۶۸ء بعد نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ظہور احمد باجوہ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری بڑی بہن ولایت بیگم صاحبہ آف سرگودہا اہلیہ مکرم ابراہیم صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ بشیر احمد۔ لاہور چھاؤنی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴